

پہلی بات

آج کل اطراف کے زمینی اور فضائی ماحول کی خرابی کی وجہ سے پوری دنیا میں گرمی کے شدید طور پر بڑھ جانے کی شکایت عام ہو گئی ہے۔ اس صورت حال کو عالمی حرارت افزونی یا گلوبل وارمنگ کہتے ہیں۔ یہ واقعہ زمین پر موجود ہوا میں کچھ خاص گیسوں کے بڑھ جانے سے ظہور میں آتا ہے اور اس کے شدید اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں۔ ماحول کی گرمی موسموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ سردی اور بارش کے موسم کی ٹھنڈک کم ہو جاتی اور ہر موسم میں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ گلوبل وارمنگ پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کو پگھلا کر دریاؤں اور سمندروں میں طوفانی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ موسموں کے زمانی تعین میں فرق آ جاتا ہے۔ فصلوں اور دوسری پیداواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ نظم گرمی میں بتایا گیا ہے کہ انسانوں اور حیوانوں وغیرہ پر اس موسم کے اثرات کیا ہوتے ہیں۔

جان پہچان

اس نظم کے شاعر علامہ محوی صدیقی کا اصل نام محمد حسین صدیقی تھا۔ وہ ۱۵ مئی ۱۸۹۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے گھر پر حاصل کی پھر لکھنؤ کے مشہور مدرسہ نظامیہ میں داخل کیے گئے۔ اس کے بعد بھوپال آ کر انھوں نے فارسی کی تعلیم مکمل کی۔ انھوں نے صحافت کو اپنا پیشہ بنایا اور ترجمے کا کام بھی کیا۔ پھر کانپور کے ایک مدرسے میں مدرس رہنے کے بعد وہ مدراس پہنچے اور وہاں یونیورسٹی میں لیکچرر ہوئے۔ ان کا انتقال ۱۹ نومبر ۱۹۷۵ء کو بھوپال میں ہوا۔ محوی صدیقی نے بچوں کے لیے بھی بہت سی نظمیں لکھی ہیں جو 'بالک باغ' کے نام سے شائع ہوئیں۔

کل نہیں ملتی کسی کو ایک پل
گھر کی دیواریں ، چھتیں ، درگرم ہیں
دھوپ ایسی تیز ، پگھلا دے ہمیں
چل رہی ہے گرم شعلہ سی ہوا
صحن میں ٹھنڈک نہیں ہے نام کو
کیوں نہ ہو ، دن بھر کی پیاسی تھی زمیں
تب کہیں جا کر بجھے دم بھر کو پیاس
چادریں ، تکیے ، رضائی گرم ہے
تب کہیں مشکل سے جھپکی ہے پلک
کھیت اور باغوں کے تھالے خشک ہیں
ہے بلا کی پیاس ، گرمی اس قدر
جل رہے ہیں دھوپ کے مارے پہاڑ

دور ہو اللہ ، یہ گرمی کہیں
مینہ پڑ جائے تو کچھ تر ہو زمیں

کیا ہی گرمی پڑ رہی ہے آج کل
تپ رہی ہے ریت ، پتھر گرم ہیں
لو کچھ ایسی گرم ، جھلسا دے ہمیں
سیر کو باغوں میں کوئی جائے کیا
ہوتا ہے چھڑکاؤ اکثر شام کو
لو ادھر چھڑکا ، ادھر سوکھی زمیں
پیتے ہیں شربت کا جب ٹھنڈا گلاس
ہر بچھونا ، چارپائی گرم ہے
ہم رہے بے چین آدھی رات تک
ندیاں سوکھی ہیں ، نالے خشک ہیں
سوکھ کر کانٹا ہوئے ہیں جانور
تپ رہے ہیں آگ سے سارے پہاڑ

اس نظم میں گرمی کے مختلف اثرات بیان کیے گئے ہیں کہ اس موسم میں گھر، باغ، جنگل، پہاڑ اور ندی نالوں کی کیا صورت ہو جاتی ہے۔ گرمی کی شدت سے جانور اور پیڑ پودے سوکھ جاتے ہیں۔ شدید پیاس لگتی ہے اور بار بار پانی پینے سے بھی نہیں بجھتی۔ دن میں سخت دھوپ ہوتی ہے اور رات میں لو کے جھکڑ چلتے ہیں جس سے جانداروں کی نیند خراب ہوتی ہے۔ گرمی سے تنگ آ کر سب دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ایسی گرمی سے ہمیں نجات دے۔

معنی و اشارات

سوکھ کر کاٹا ہونا	-	بہت دہلا ہو جانا	کیا ہی	-	کتنی، بہت
بلا کی	-	بہت زیادہ	کل نہیں ملتی	-	چین نہیں آتا
تھالے	-	درختوں، پودوں کے گرد وہ گڑھے جن میں پانی بھرا ہوتا ہے۔	نام کو	-	ذرا سا
			پلک جھپکنا	-	اونگھ آ جانا

مشق



ایک جملے میں جواب لکھیے:



- ۱۔ محوئی صدیقی نے بچوں کے لیے کون سی کتاب لکھی؟
- ۲۔ گرمی میں گھر کی کیا حالت ہوتی ہے؟
- ۳۔ لوگ باغ کی سیر کو کیوں نہیں جا رہے ہیں؟
- ۴۔ گرمی پڑنے پر صحن کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟
- ۵۔ پہاڑوں پر گرمی کا کیا اثر ہوتا ہے؟
- ۶۔ شاعر نے گرمی سے نجات کی دعا کیوں مانگی؟

نظم کی مدد سے اشعار مکمل کیجیے:

- ۱۔ ہوتا ہے چھڑکاؤ اکثر کو
- ۲۔ ندیاں سوکھی ہیں نالے ہیں
- ۳۔ سوکھ کر کاٹا ہوئے ہیں
- ۴۔ تپ رہے ہیں آگ سے سارے

مختصر جواب لکھیے:

- ۱۔ چھڑکاؤ کے فوراً بعد زمین کیوں سوکھ جاتی ہے؟
- ۲۔ گرمی کی راتوں کے بارے میں شاعر نے کیا کہا ہے؟
- ۳۔ گرمی میں نالوں اور کھیتوں کی کیا حالت ہے؟

تلاش و جستجو



نظم کی مدد سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے:

دن صبح سردی تر آج چھاؤں



اس نظم میں بتایا گیا ہے کہ گرمی مختلف چیزوں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ انہیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔



سرگرمی / منصوبہ:

گرمی کے موسم میں پائے جانے والے پھلوں کے نام اپنی بیاض میں لکھیے۔

اضافی معلومات



روزمرہ:

نظم 'گرمی' کے ان پانچ مصرعوں کو پڑھیے:

- ۱۔ کل نہیں ملتی کسی کو ایک پل
- ۲۔ صحن میں ٹھنڈک نہیں ہے نام کو
- ۳۔ تب کہیں جا کر بجھے دم بھر کو پیاس
- ۴۔ سوکھ کر کانٹا ہوئے ہیں جانور
- ۵۔ ہے بلا کی پیاس، گرمی اس قدر

ان مصرعوں میں کل نہیں ملنا / سوکھ کر کانٹا ہونا محاورے ہیں اور نام کو / دم بھر کو / بلا کی لفظوں کے یہ مجموعے 'روزمرہ' کہلاتے ہیں۔

تلاش و جستجو



پڑھے گئے اسباق سے چند محاورے اور روزمرہ کے فقرے تلاش کر کے لکھیے۔

